بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا
ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳ تبوک ۱۳۴۴ ہش / ۶ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ / ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں

یہ عجائبات انہی پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں

"بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جائے اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کی جاوے جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اوّل ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے اللہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کریگا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اسکی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اسے بجا لاوے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس امت کیلئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لیگا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتٰی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اسکی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ادھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱)

اخبار احمدیہ

○ لاہور ۲ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا مقامی اجتماع مورخہ ۱۰-۱۱ اور ۱۲ ستمبر کو راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے توقع ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ خدام کثرت سے اس اجتماع میں شریک ہو کر روحانی برکات حاصل کریں۔

مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

○ ربوہ ۲ ستمبر۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب ایم۔ اے سنڈیکیٹ ربوہ کی والدہ صاحبہ محترمہ کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ انہیں ٹانگ میں درد کی شدید تکلیف ہے علاج کے باوجود ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

○ ربوہ ۲ ستمبر۔ مکرمہ عظیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب سنوری مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا ہے۔ آج یہاں تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

امام الزمان کی شناخت

کل کے اداریہ میں ہم نے شہاب کے حوالے پیش کر کے دکھایا ہے کہ خود یہ لوگ جانتے ہیں کہ اہل علم حضرات کا ایسا اتحاد جیسا کہ وہ چاہتے ہیں بہت سی مشکلات رکھتا ہے۔ جن کا تدارک تقریباً ناممکن ہے۔

اس ضمن میں اصل مشکل یہی ہے کہ ہمارے یہ اہل علم حضرات اللہ تعالےٰ کے دین کی تجدید اپنی محدود عقلی تجاویز سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو طریق تجدید و احیائے دین کا خود اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے اس سے صرف نظر کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم اور احادیث میں اس کا ذکر بالوضاحت کر دیا گیا ہوا ہے۔ اور اگر یہ لوگ قرآن کریم اور احادیث نبوی کی طرف متوجہ ہوں۔ تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف بیان فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے ذکر نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تجدید و احیائے دین کا کام اہل علم حضرات باہم اتحاد کر کے کیا کریں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس معاملہ میں یہاں تک فرماتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام کو بھی لوگوں کے ایمان لانے سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کام صرف ابلاغ ہے اور بس۔ اس سے ایک بھی مستثنیٰ نہیں حتیٰ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہیں۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم اتحاد کر کے خود بخود قرآن کریم کی راہنمائی میں اپنے عقل کے ذریعہ تجدید و احیائے دین کر سکتے ہیں کتنی غلطی پر ہیں۔

ان احادیث میں سے جن میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے۔ ایک وہ حدیث ہے جس میں امام وقت کی شناخت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔

یعنی جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اس لئے ہماری استدعا ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ اہل علم حضرات تجدید و احیائے دین کے لئے محض اہل علم حضرات کے اتحاد پر زور دیں ان کو چاہیئے کہ امام الزمان کی شناخت کی طرف توجہ دیں۔

ہمیں یہ کہنے میں کوئی بھی روک نہیں ہے کہ فی زمانہ یہ جو فرقہ بندی ہم دیکھتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے امام الزمان کو شناخت کرنے کی بجائے اپنی عقلوں اور دانشوریوں پر اعتماد کیا ہے۔ اور اس طرح حبل متین ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی ہوئی ہے۔

امام الزمان کی شناخت کچھ ایسی مشکل بھی نہیں ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ ضرورت الامام سے چند ایسے اوصاف پیش کرتے ہیں۔ جو امام الزمان میں ہونے چاہئیں۔ اور جن کے ذریعہ ہر کوئی اپنے وقت کے امام کی شناخت کر سکتا ہے۔

فھو ھذا

"اول۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ اس کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس پر آیت انک لعلیٰ خلق عظیم کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے۔

دوم قوت امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو۔ اور اس بات سے اس کو درد پہونچے۔ اور وہ کہیں پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جائے۔ یہ ایک فطرتی قوت ہے جو امام میں ہوتی ہے اور اگر یہ اتفاق بھی پیش نہ آوے کہ لوگ اس کے علوم اور معارف کی پیروی کریں۔ اور اس کے نور کے پیچھے چلیں تب بھی وہ بلحاظ اپنی فطرتی قوت کے امام ہے۔ غرض یہ دقیقہ معرفت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ امامت ایک قوت ہے۔ کہ اس شخص کے جوہر فطرت میں رکھی جاتی ہے بلکہ جو اس کام کے لئے ارادہ الٰہی میں ہوتا ہے اور اگر امامت کے لفظ کا ترجمہ کریں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قوت پیشروی۔ غرض یہ کوئی عارضی منصب نہیں جو پیچھے سے لگ جاتا ہے بلکہ جس طرح دیکھنے کی قوت اور سننے کی قوت اور سمجھنے کی قوت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ آگے بڑھنے اور الٰہی امور میں سب سے اول درجہ پر رہنے کی قوت ہے۔ اور انہی معنوں کی طرف امامت کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔

تیسری قوت۔ بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لئے ضروری ہے۔ چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق و وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور رب زدنی علماً کی دعا میں ہر دم مشغول رہتا ہے۔ اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کے لئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے۔ اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا۔ جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو۔ تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور عزم سے مراد یہ ہے۔ کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔ بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں۔ ایسے ابتلا پیش آ جاتے ہیں۔ جو بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور بسا اوقات ان کی وحی اور الہام میں فترت واقع ہو جاتی ہے۔ کہ ایک مدت تک کچھ وحی نہیں ہوتی اور بسا اوقات ان کی بعض پیشگوئیاں ابتلاء کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور عوام پر ان کا صدق نہیں کھلتا۔ اور بسا اوقات ان کے مقصود کے حصول میں بہت کچھ توقف پڑ جاتی ہے اور بسا اوقات وہ دنیا میں متروک اور مخذول اور ملعون اور مردود کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ان کو گالی دیتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے کہ گویا میں بڑا ثواب کا کام کر رہا ہوں۔ اور ہر ایک ان سے نفرت کرتا اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے اور نہیں چاہتا کہ سلام کا بھی جواب دے۔ لیکن ایسے وقتوں میں ان کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بے دل نہیں ہوتے۔ اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آ جاتا ہے۔

پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آ پڑے۔ اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا تعالےٰ کی طرف جھکتے ہیں اور پھر ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی محویت کے تضرعات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔"

(ضرورت الامام صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

غیر مبایعین کے سامنے فیصلہ کی معقول صورت

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "مقام" کے بارے میں پہلی دفعہ ۱۹۱۴ء کے بعد اختلاف پیدا ہوا۔ اختتام ۱۹۱۳ء تک غیر مبایع اکابر علیحدہ اعلان کرتے تھے کہ:۔

(الف) "ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے"۔ (پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

(ب) "ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں"۔ (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

لیکن چونکہ انہوں نے ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفہ ماننے سے انکار کر دیا اور بیعت سے انکار کر کے "غیر مبایعین" بن گئے اس لئے انہوں نے خلافت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت کے بارے میں بھی اختلاف پیدا کر لیا۔

۱۹۳۵ء کی بات ہے کہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے اپنی تحریری شہادت میں لکھا کہ:۔

"میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں نفس نبوت میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں"۔

زمانہ کے انقلابات ہیں کہ یہی صاحب ۱۹۳۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے ناراض ہو کر لاہور آ جاتے ہیں اور اب غیر مبایع صاحبان کے انکارِ نبوت مسیح موعود علیہ السلام میں "امام" بن رہے ہیں۔ آپ پیغام صلح ۱۱ اگست ۶۵ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے دل میں تو حقیقی تڑپ ہے کہ کسی طرح دونوں احمدیہ جماعتیں حضرت اقدس کے مقام کے متعلق متفق ہو جائیں"۔

ہمارے نزدیک اس اتفاق کی سیدھی صورت یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا جو مقام وحی الٰہی کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے اس کو پورے کا پورا تسلیم کر لیا جائے۔ مگر افسوس کہ غیر مبایع صاحبان اس صحیح طریق کو نظر انداز کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔

شیخ مصری صاحب کی تحریرات کے پیش نظر ہم نے لکھا تھا کہ:۔

"ہم شیخ صاحب سے اس موضوع پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعی طور پر زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں تحریری مناظرہ کیلئے تیار ہیں کل سات پرچے ہوں گے چار مدعی کے اور تین معترض کے"۔

ظاہر ہے کہ اگر نیت نیک ہو اور دونوں جماعتوں میں اتفاق کی تڑپ واقعی ہو تو یہ بہترین طریق فیصلہ ہے مصری صاحب کو اس کے لئے بلا چون و چرا تیار ہو جانا چاہیئے تھا کیونکہ اس صورتِ مناظرہ سے فریقین کو پورا پورا موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت کے اثبات یا انکار کے بارے میں اپنے اپنے دلائل و خیالات پیش کر سکیں مگر مصری صاحب اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ آپ نے لکھا کہ اس کے ساتھ علیحدہ مستقل بحث اس امر پر بھی رکھی جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ زمرۂ اولیاء میں شامل تھے اور شیخ صاحب اس میں مدعی ہوں گے۔ اس "کج بحثی" کے جواب میں عرض کیا گیا کہ:۔

"آپ یہ مناظرہ ان لوگوں سے کریں جو حضرت اقدس کے زمرۂ اولیاء میں سے ہونے کے منکر ہوں ہمارے نزدیک تو ہر نبی بہرحال ولی ہوتا ہے"۔

اس معقول عرضداشت کے جواب میں پیغام صلح کے پورے تین صفحے ضائع کئے گئے ہیں خلاصہ جواب یہ ہے کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت پر تحریری مناظرہ کے لئے تیار نہیں۔ ان کا اصرار ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمرۂ اولیاء میں ہونے پر علیحدہ مستقل بحث ضرور کی جائے اور انہیں اس میں مدعی قرار دیا جائے اور ہم اسکے منکر ہوں جو سراسر غیر معقول پوزیشن اور ہمارے مسلّمات کے صریح خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک مصری صاحب کا یہ مطالبہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت پر بحث کرنے سے صریح گریز ہے۔ ورنہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولایت دونوں فریق کے نزدیک مسلّم ہے ہم میں سے کوئی اس کا منکر نہیں تو اس پر بحث کا اصرار سراسر فضول ہے اور درحقیقت یہ اصرار مقامِ نبوت پر مناظرہ سے فرار ہے۔

غیر مبایعین پر واضح رہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ولی بمعنی محبوبِ خدا بھی مانتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے قربِ الٰہی پانے والے مقرب کے معنوں میں بھی ولی مانتے ہیں بلکہ مزید برآں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے مقامِ نبوت کو پانے والے مامور ولی کے معنوں میں آپ کو جس طرح گروہِ اولیاء کا فرد مانتے ہیں اسی طرح گروہِ انبیاء کا بھی فرد مانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں اس قسم کے اولیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایسے اولیاء اللہ جو مامور نہیں ہوتے یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے حکم اور الہام سے خدا کی طرف بلاتے ہیں ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قسم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا کا لے کر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا سمجھیں اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے ان نائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ ان کو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے تا ان کے قبول کرنے اور ان کی اطاعت کا جوأ اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۷-۶۸)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ انبیاء و مرسلین و محدثین پر بھی اولیاء اللہ کا لفظ اطلاق پذیر ہوتا ہے گویا ہر نبی ضرور ولی ہوتا ہے۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ انبیاء والا ولی تسلیم کرتے ہیں جو نبی بھی ہے۔ اندریں صورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت پر بحث کی صورت میں اس کے منکرین یعنی غیر مبایعین کے مناظر کو تردید میں جرح، نقض اور معارضہ سب کا حق ہو گا۔ وہ سو بار کہہ سکتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فلاں فلاں وجہ سے غیر نبی کہتے ہیں مگر وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولایت کا منکر قرار دے کر ہم سے اس موضوع پر مستقل بحث نہیں کر سکتا۔ یہ مناظرہ ایسے غیر احمدیوں سے کرنا چاہیئے جو حضرت اقدس کی ولایت کے منکر ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ مصری صاحب کا یہ اصرار محض اس لئے ہے کہ وہ مقامِ نبوت پر بحث کرنے سے بھاگنا چاہتے ہیں۔

درحقیقت شیخ مصری صاحب اور دیگر غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضورؑ کے الہامات کے مطابق نبی سمجھتے ہیں اور نبی کے نام سے موسوم ہونے اور نبی کہلانے کا مستحق قرار دیتے ہیں مگر اصرار ان کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کہلانے کا مستحق تو سمجھو مگر آپؑ کو زمرۂ انبیاء کا فرد قرار نہ دو۔ یہی وہ "مضحکہ خیز" اور "بے معنی" موقف ہے جو مصری صاحب کی رہنمائی میں غیر مبایعین نے اختیار کر رکھا ہے اور جب انہیں اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو بلا وجہ جزبز ہو جاتے ہیں۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی برکت سے مقامِ نبوت کو پانیوالا مانتے ہیں آپؑ نئی شریعت اور نیا دین لانیوالے نبی نہیں بلکہ امتی نبی ہیں اگر غیر مبایعین بھی حضور علیہ السلام کا یہ مقام تسلیم کر لیں تو آج ہی اتفاق ہو جاتا ہے ؎

چشم ما روشن و دل ماشاد۔ لیکن اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اب نبی نہیں مانتے تو اس پر فیصلہ کن تحریری مناظرہ کر سکتے ہیں ہم اس کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی غیرت و محبت

سرزمین حجاز وہ مقدس سرزمین ہے جس کا ذرّہ ذرّہ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ)

(مکرم محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

گزشتہ دنوں اہلِ پیغام کے امیر نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کذب بیانی کرتے ہوئے ایک ایسا بیان دیا جس سے یہ "تاثر" دینا مقصود تھا کہ گویا نعوذباللہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے دل میں مکہ و مدینہ کی کوئی عزت نہیں اور وہ اس کے مقابلہ میں قادیان کو فوقیت دیتے ہیں۔ پیغامیوں کے امیر قوم کے اس جھوٹ کو طشت ازبام کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے جس میں حضور نے مقاماتِ مقدسہ کے متعلق اسلامی غیرت کا اظہار فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"پھر مصر کے ساتھ وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقاؐ کا مبارک وجود لیٹا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے جس کے مقبروں میں آپ والہ شیدا خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔۔۔۔۔ جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دن میں کم از کم پانچ بار منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے یہ مقدس مقام چند سَو کے فاصلہ پر ہے ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے بلکہ دیواریں بھی نہیں یہ مقامات روز بروز جنگ کے قریب آ رہے ہیں۔ (یہ گزشتہ جنگِ عظیم کا واقعہ ہے جبکہ لڑائی مصر کے قریب آ رہی تھی اس وقت حضور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ مجاہد) اور خدا تعالےٰ کی مشیت اور اپنے گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہیں اور کوئی ذریعہ انکی حفاظت کا اختیار نہیں کر سکتے ادنیٰ ترین بات جو انسان کے اختیار میں ہوتی ہے یہ ہے کہ اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر جان دیدے مگر ہم تو یہ بھی نہیں کر سکتے اور اس خطرناک وقت میں صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اس جنگ کو ان مقاماتِ مقدسہ سے دور لے جائے اور اپنے فضل سے انکی حفاظت فرمائے۔ وہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیجی تھی اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے اس مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہنچ سکے کچل دے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ وہ خود ہی ان مقامات کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے اور اس طرح دعائیں کریں جس طرح بچہ بھوک سے تڑپتا ہوا چلاتا ہے یا بچہ سے محروم ہونے والی ماں آہ و زاری کرتی ہے اسی طرح اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں کریں کہ اے اللہ تُو خود ان مقدس مقامات کی حفاظت فرما۔"

(الفضل ۳ رجولائی ۱۹۴۲ء)

مندرجہ بالا بیان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور کو مقاماتِ مقدسہ سے کتنی عقیدت و محبت ہے۔ حضور کا جو فکر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو لاحق ہوئی اور جس کے متعلق پیارے آقا نے نہایت موثر پیرایہ میں غیرتِ اسلامی اور اپنے دردِ دل کا اظہار فرمایا یہ بیان شائع ہونے پر احراری اخبار زمزم نے لکھا کہ:۔

"موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابلِ قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔" (زمزم ۱۹ رجولائی سنہ ۱۹۴۲ء)

رہا قادیان کی عظمت کا سوال سو اس کے متعلق شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا مندرجہ ذیل بیان ہی کافی ہے آپ نے ایک پبلک تقریر میں ۱۹۳۵ء میں یہ کہا کہ

"قادیان بچوں کو بھیجنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ قادیان سلسلہ کا مرکز ہے اور اسے خدا نے دنیا کے لئے امّ القریٰ قرار دیا ہے چونکہ ان بچوں نے قادیان رہ کر احمدیت کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہو گا اس لئے الّا ماشاء اللہ ہر طالب علم بیرونی طالب علموں کے مقابلہ میں خدمتِ دین کے لئے زیادہ جوش و خروش رکھے گا یہاں کا ماحول نہایت پاکیزہ ہے اور فضا دینی رنگ میں رنگین ہے پھر یہاں جو طالب علم آتے ہیں وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی صحبت سے فیض حاصل کر سکتے ہیں حضور کے خطبات سن سکتے ہیں درسوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل ۲ رجون ۱۹۳۵ء)

ہفتہ تحریک جدید

یکم ستمبر تا ۷ ستمبر سنہ ۱۹۶۵ء

تحریک جدید کے سال ۳۱/۲۱ کو اختتام پذیر ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں — اس سال کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ کو ہفتہ تحریک جدید کے طور پر منایئے اور اپنی مساعی جمیلہ کے نتائج سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمایئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ جامعہ نصرت ربوہ

(قسط دوم)

مورخہ ۲۸ راگست ۱۹۶۵ء کے الفضل میں امتحان انٹرمیڈیٹ میں جامعہ نصرت ربوہ کی طرف سے شامل ہونے والی طالبات کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ غلطی سے بعض طالبات کے نام اس میں درج ہونے سے رہ گئے۔ ان کا نتیجہ درج ذیل ہے:۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۴۵۸۵	ریحانہ	۵۳۳	۲۴۵۹۸	محسنہ	کمپارٹمنٹ انگلش
۲۴۶۳۵	بشریٰ ناہید	۵۳۶	۲۴۶۰۰	خالدہ نسیم	״
۲۴۶۳۴	بشریٰ طیبہ	۴۶۹			

(پرنسپل جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی اے۔ بی۔ ایس سی میں داخلہ ۷ ستمبر بروز منگل شروع ہو کر بغیر لیٹ فیس دس روز تک جاری رہے گا۔ ایف اے، ایف۔ ایس سی میں بھی پانچ روز تک بغیر لیٹ فیس داخلہ لیا جائے گا۔ کالج کی تمام کلاسز ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لگیں گی۔ طلباء پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بہمراہی گارڈین انٹرویو کے لئے پیش کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مجلس عاملہ مقامی کی وساطت سے "شوریٰ انصار اللہ" کے لئے تجاویز مرکز میں ۱۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

[redacted]

برٹرینڈ رسل

پاکستان ★ ایک سرچشمہ امید

(ترجمہ از پرویز پروازی)

۱۱ اگست کے "پاکستان ٹائمز" میں دنیا کے مشہور مفکر اور فلسفی لارڈ برٹرینڈ رسل کا ایک مضمون پاکستان کے بارہ میں شائع ہوا ہے برٹرینڈ رسل دورِ حاضرہ کے عظیم فلسفی سیاستدان متصور کئے جاتے ہیں۔ خصوصاً جنگ عظیم کی ہولناک تباہ کاریوں کے بعد آپ نے امن عالم کے قیام کی جو کوششیں کی ہیں۔ مستقبل کا مؤرخ انہیں کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ ان کے مضمون کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

آج یہ حقیقت ایک سنگین مسئلہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے کہ دنیا بھر میں امریکہ کے تین ہزار تین سو فوجی اڈے موجود ہیں اور امریکہ ان فوجی اڈوں کو دنیا کے پچاس فی صد سے زیادہ قدرتی وسائل پر اپنا ناروا تصرف قائم رکھنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ حالانکہ امریکہ میں بسنے والے افراد کی تعداد دنیا کی کل آبادی کے چھ فیصد سے زیادہ نہیں!! دنیا کے موجودہ مسائل اور جھگڑوں کو سمجھنے کے لئے ان حقائق کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے (سوچنے کی بات یہ ہے) کہ افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے غم دوراں کے مارے ہوئے فاقہ زدہ انسان آخر کہاں تک اس مسلسل منفعت کشی کو برداشت کریں گے؟ اُدھر دنیا پر اپنی برتری برقرار رکھنے کی دھن میں امریکہ تواتر کے ساتھ جارحانہ کارروائیوں میں مصروف ہے اور تمام قومیں جو آزادی و خود مختاری کے لئے کوشاں ہیں اس جورِ بے پایاں کی زد میں ہیں ـــ کانگو، جمہوریہ ڈومینکن، اور ویت نام میں اس حسن کرشمہ ساز کی بدولت جو کچھ ہو رہا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں!!

اس دورِ خرابی میں ہم سب لوگوں کے لئے جو امن آشتی اور سربلندی کے خواہاں ہیں پاکستان کی خارجہ پالیسی ایک سرچشمہ امید کی حیثیت رکھتی ہے۔ چین کے ساتھ باہمی روابط کا آغاز و انصرام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ عالمی سطح پر چین کو نظر انداز کرنے اور اس کی اہمیت کو کم کرنے کی کوششیں گمراہ کن بھی ہیں اور خطرناک بھی کیونکہ ایسی مساعی محض ان لوگوں کی مطلب براری کر سکتی ہیں۔ جو اقتدار کے بھوکے ہیں ایسے وقت میں صدر ایوب نے چین کی جانب جو جرأت مندانہ قدم بڑھایا ہے۔ وہ لائق صد تحسین ہے۔ ان کی یہ آزادانہ خارجہ پالیسی دوسروں کے لئے نشان راہ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ آج امن عالم کے قیام کی تمام امیدیں ایسے ہی صحت مندانہ رجحانات سے وابستہ ہیں

آج ویت نام میں امریکہ قتل و غارت کے نت نئے حربے آزما رہا ہے سالہا سال سے جنوبی ویت نام کے دس لاکھ مجبور و بے کس افراد خاص کیمپوں میں محصور ہیں۔ گویا انسٹھ فیصد دیہی آبادی مفلوج ہو چکی ہے (تصور فرمایئے) کہ صرف ایک سال کے عرصہ میں امریکہ نے پچاس ہزار ہوائی حملے کر کے "جیلی گیسولین" کی آگ برسائی ہے۔ جیلی گیسولین ایسی آتش بے اماں ہے جسے پانی اور مٹی سے بجھانا ممکن نہیں جو چیز اس کی زد میں آ جائے آگ ہو جاتی اور جو اس سے چھو جائے خاک ہو کے رہ جاتی ہے۔ ویت نام کے تمام تر دیہی علاقہ پر یہی گیسولین بہی پڑتی ہے۔ غرض امریکہ نے اس بہیمانہ اور سفاکانہ حلہ میں زہریلے مرکبات اور تباہ کن ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کیا ہے ـــ یہ سب کچھ صرف اس لئے ہے کہ ویت نام یا چین کے پاس اس سفاکی کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کا وافر ذخیرہ موجود نہیں ہے اور وہ سان فرانسسکو، نیویارک، شکاگو، فلاڈلفیا اور سینٹ لوئس کو آگ کی بھٹیاں بنا دینے پر قادر نہیں ہیں۔ امریکی عوام ابھی تک کیمپوں میں موجود ہونے اور بیگار کرنے کی لذت سے ناآشنا ہیں اور امریکی سرزمین نے مدتوں سے کسی بیرونی حملہ آور کی محبت پائی کا تماشہ نہیں کیا۔

ان تمام بنیادی حقائق کو پہچاننے کے بعد امریکہ کے حاشیہ نشینوں اور امریکی اسلحہ کے خریداروں کے لئے صرف ایک ہی راہ بقا باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہے ـ آزاد اور بے لاگ خارجہ پالیسی!!

میں صدر ایوب اور مسٹر بھٹو کی دور اندیشی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے چین سے ساتھ روابط قائم کر کے آزادانہ خارجہ پالیسی کا راستہ اختیار کیا ہے اور اس طرح ایشیا کی عظیم قوتوں کے ٹکراؤ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ اسی طرح صدر ایوب نے بھارت کے ساتھ رن کچھ کے تنازعہ کو پُر امن طریق پر بات چیت کے ذریعہ طے کر کے بھی مجھے متأثر کیا ہے۔ یہ فیصلہ بھی ان کی معاملہ فہمی اور دور رسی کی بین مثال ہے۔

آج امریکہ نے پاکستان کے لئے ـ ـ ـ ـ پنجسالہ منصوبہ کے لئے اقتصادی امداد روک کر پاکستان کو خوفزدہ کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ میرے نزدیک امریکیوں کا امداد سے ہاتھ اٹھا لینا اور ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش کرنا بھی اس بات کی علامت ہے کہ وہ صدر ایوب کی صلاحیتوں سے مرعوب ہیں اور جانتے ہیں کہ پاکستان آزادانہ خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہے اور وہ اقتصادی امداد کی خاطر اپنی سالمیت، استحکام اور سیاسی خود مختاری کا سودا نہیں کر سکتا!!

دوسری طرف مسئلہ کشمیر بڑا صبر آزما اور کٹھن ثابت ہو رہا ہے کشمیری عوام سالہا سال سے استبداد کی زد میں ہیں۔ میں ذاتی طور پر اس مسئلہ کے کسی ایسے سلجھاؤ کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جو کشمیری عوام کو آزادی و خود مختاری سے محروم رکھے۔ صدر ایوب اس مسئلہ کا بھی کوئی پُر امن حل تلاش کرنے کی سعی میں مصروف ہیں ـ اس سلسلہ میں مری بہترین خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔ (خدا کرے وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں)

وہ دن لد گئے جب "سویز" سے مشرق کی طرف بڑھنا اور پھیلنا ممکن تھا۔ لیکن امریکی اور انگریز حکومتوں کا کیا کریں کہ وہ ابھی تک اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس صورت میں مشرق بعید میں عدم استحکام اور جنگ کے حالات کا پیدا ہو جانا ناگزیر ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر پاکستان اس جادۂ حق شناسی پر ثابت قدمی کے ساتھ گامزن رہا تو ایشیائی عوام کے حقوق اور زیادہ محفوظ ہو جائیں گے اور وہ دن دور نہیں ہوگا جب مغربی طاقتیں بھی ان کے حقوق کا احترام کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ سٹیٹیسٹیکل آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان } تنخواہ ۵۰۰-۵۰-۶۰۰-۸۰۰-/۶۰-۱۱۰۰/-۷۵-۱۳۲۵۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط: ایم اے/ایم ایس سی (سٹیٹسٹکس) فرسٹ کلاس۔ عمر ۲۰ تا ۳۰۔

درخواستیں ۱۲ ۹/۶۵ تک۔ بنام چیف آفیسر (عملہ) سٹیٹ بنک آف پاکستان۔ سینٹرل ڈائرکٹریٹ میکلوڈ روڈ پوسٹ بکس ۴۵۶ کراچی (پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۵)

۲۔ اپرنٹس شپ ٹریننگ سکیم بٹالہ انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ } ٹریننگ مشین شاپ پریکٹس اینڈ فٹنگ۔ عرصہ ٹریننگ دو سال

وظیفہ ماہوار -/۲۵ و -/۳۵ بالترتیب سال اوّل و دوم۔

شرائط: میٹرک۔ عمر ۱۶ تا ۲۲۔ نقد ضمانت قابل واپسی -/۲۰۰۔ سہ سالہ ملازمت کمپنی

درخواستیں ۱۵ ۹/۶۵ تک بنام مینیجنگ ڈائریکٹر دی بٹالہ انجینئرنگ کمپنی (پاک) لمیٹڈ ۶۲ گنگا رام ٹرسٹ بلڈنگ دی مال لاہور (پ۔ ٹ ۲۹/۸/۶۵)

(ناظر تعلیم)

احمدیہ ہوسٹل لاہور

ستمبر ۱۹۶۴ء میں مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں اور طلباء کی شدید ضرورت کے پیش نظر نظارت تعلیم کی طرف سے کھولا گیا تھا۔ گذشتہ سال اسی کمرہ میں ۳ طلبا داخل ہوئے۔ ہوسٹل میں معمولی پروگرام کے علاوہ پانچ وقت باجماعت نماز، درس القرآن بعد نماز فجر، درس ملفوظات بعد نماز عشاء کا انتظام ہے۔ ہوسٹل میں سلسلہ احمدیہ سے متعلقہ کتب کی لائبریری ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی زعامت بھی قائم ہے۔

یکم ستمبر ۱۹۶۵ء سے احمدیہ ہوسٹل نئی کوٹھی "زرنگار" ۱۱ کنال پارک میں منتقل ہو جائیگا اس کا محل وقوع ۸ نمبر بس کی روٹ پر گلبرگ مارکیٹ سے دو سٹاپ پہلے ڈاکٹر عبدالحمید کی کوٹھی کے سٹاپ سے تقریباً ۸۰ گز کے فاصلہ پر ہے۔

ہوسٹل میں داخلہ کے خواہشمند طلبا اپنی درخواستیں ۱۰ ستمبر تک مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بنام سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور زرنگار ۱۱ کنال پارک لاہور بھیجدیں پہلے درخواست بھیجنے والوں کو داخلہ میں ترجیح دی جائیگی۔ داخلہ کا ابتدائی خرچ -/۱۱۵ روپے ہوگا

رحمت خاں سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ زرنگار ۱۱ کنال پارک لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ)

نمبر ۱۷۹۱۷ ۳۰-۸-۶۵ میں لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد بٹالوی قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۳-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو اس وقت چالیس روپے ہے جس سے میں اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ملک لئیق احمد طاہر دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: شیخ فضل احمد صاحب والد موصی۔ گواہ شد: فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ

مثل نمبر ۱۷۹۱۸:۔ میں عالم بی بی زوجہ میاں غلام محمد صاحب قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن موضع دام پورہ ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف نقدی کی صورت میں میرے پاس مبلغ یکصد پچاس روپے موجود ہیں۔ میں اپنا حق مہر جو کہ مبلغ بتیس روپے تھا اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس طرح میرے پاس کل مبلغ یکصد بیاسی روپے ہو جاتے ہیں۔ میں اپنا سارا زیور فضل مسجد لنڈن کے لئے دے چکی ہوں اس کے بعد کوئی زیور نہیں بنایا۔ میں مذکورہ رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: نشان انگوٹھا عالم بی بی زوجہ غلام محمد۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: خدا بخش عابد سیکرٹری امور عامہ موضع ہانڈو گجرہ ضلع لاہور

مثل نمبر ۱۷۹۱۹:۔ میں غلام محمد ولد میاں چندہ صاحب قوم کمبوہ پیشہ بیکار عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن موضع دام پورہ ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف ایک گائے میرے بیٹے نے مجھے گذارہ کے لئے دی ہوئی ہے جس کی قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت مجھے میرے بیٹے کی طرف سے -/۳۰ روپے ماہوار بطور گذارہ ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: غلام محمد بقلم خود معرفت ماسٹر شریف احمد صاحب موضع دام پورہ ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: خدا بخش عابد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ہانڈو گجرہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۲۰:۔ میں منصورہ باسمہ بنت میاں عباس احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ نقدی -/۵۵ روپے نقد بالیاں مالیتی -/۱۴۰ روپے اور انگوٹھی زنانی -/۴۰ روپے وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی دو صد روپیہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: منصورہ باسمہ بنت میاں عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عباس احمد خان والد موصیہ

مثل نمبر ۱۷۹۲۱:۔ میں فاروق احمد ابن میاں عباس احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: فاروق احمد خان ولد میاں عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد: عباس احمد خان والد موصی۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۹۲۲:۔ میں جعفر احمد خان ولد میاں عباس احمد خان صاحب۔ قوم پٹھان عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: نشان انگوٹھا: جعفر احمد خان ابن میاں عباس احمد خان صاحب ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: میاں عباس احمد ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۹۲۳:۔ میں فتح خان ولد بدھے خان صاحب قوم ڈرائج پیشہ زمینداری عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں ہے (۱) زمین نہری پیداوار کلہ واقع چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی ساڑھے بائیس ہزار (۲) جدی جائیداد زرعی زمین اکتیس بیگھے بیٹی پور ضلع گجرات مالیتی ساڑھے پندرہ ہزار روپیہ میں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: فتح خان ٹھیکیدار ۳۵ جنوبی۔ گواہ شد: نصیر احمد بقلم خود پسر موصی۔ گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد یکم ستمبر

مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین نے کل راجوری پونچھ روڈ پر بھارتی فوج کے ایک بہت بڑے قافلے پر حملہ کر کے درجنوں بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور متعدد فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔ ریڈیو سرینگر نے بھی اعتراف کیا ہے کہ سری نگر کے آس پاس آٹھ مقامات پر مجاہدین اور بھارتی فوج میں خونریز جھڑپیں ہوئی ہیں۔

ریڈیو صدائے کشمیر نے منگل کی شام کو بتایا کہ مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کے مختلف حصوں میں بھارتی فوج پر اچانک حملے کئے اور انہیں شدید جانی نقصان پہنچایا۔ ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے کل اوڑی کے قریب بھارتی فوج کے ایک بہت بڑے قافلے پر اچانک حملہ کیا۔ یہ قافلہ گولہ بارود، کھانے پینے کا سامان اور فوج لے کر جموں جا رہا تھا۔ صدائے کشمیر کے مطابق جب مجاہدین نے اس قافلے پر حملہ کیا تو بھارتی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور بھارت کے بزدل فوجی جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مجاہدین نے ان کا پیچھا کیا اور فائرنگ کر کے بھاگتے ہوئے درجنوں بھارتی فوجیوں کو واصل جہنم کر دیا۔ ریڈیو کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونے والے بھارتی فوجیوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی، البتہ انقلابی کونسل کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس قافلے سے بہت کم بھارتی فوجی جان بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مجاہدین نے بہت سے اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا اور بعد میں فوجی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔

دریں اثنا آج سری نگر ریڈیو نے اعلان کیا کہ سری نگر کے آس پاس آٹھ مختلف مقامات پر مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں خونریز تصادم ہوا۔ بعض مقامات پر جنگ ابھی تک جاری ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین سے جھڑپوں میں بھارتی فوج کا زبردست جانی نقصان ہوا ہے۔ مجاہدین دشمن پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں اور وہ بھارتی فوج کے کیمپوں، پلوں، سڑکوں اور تار اور ٹیلیفون کے مواصلات کو اپنا نشانہ بنا رہے ہیں۔

بھارتی حکام کے یہ دعوے بالکل غلط ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں حالات پر بھارتی فوج نے قابو پا لیا ہے۔ سری نگر ریڈیو کے مطابق کل شام تک پونچھ۔ مینڈھر۔ بادگام اور بانڈی پورہ میں مجاہدین نے بھارتی فوجوں پر حملے کئے۔ ریڈیو سری نگر نے دعوےٰ کیا ہے کہ پونچھ میں ایک جھڑپ کے بعد ۱۴ مجاہدین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سری نگر ریڈیو سے کل کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ جی ایم صادق نے دعوےٰ کیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے مجاہدین کے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

کراچی یکم ستمبر:- مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے اعلان کیا ہے کہ اگر مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال جاری رہی تو پاکستان اس پر خاموش نہیں بیٹھے گا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کو ہر ممکن امداد دے گا تاکہ وہ بھارت کی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں۔ وہ یہاں ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔

وزیر اطلاعات نے مظلوم کشمیری عوام کو یقین دلایا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام ان کے عظیم جذبہ کو پس پشت نہیں ڈال سکتے، انہیں وہ مقصد بھی بڑا عزیز ہے جس کے لئے وہ لڑ رہے ہیں۔

خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ محدود ذرائع سے جنگیں لڑتے رہے۔ نامساعد حالات اور دشمن کی بے پناہ عسکری قوت کے مقابلہ میں ان مٹھی بھر سپاہیوں کو ہمیشہ فتح ہوئی۔ مقبوضہ کشمیر کے نہتے مجاہدین جس عزم اور حوصلہ سے بھارتی سامراج کے خلاف لڑ رہے ہیں اس سے عیاں ہے کہ وہ اس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک کہ وہ بھارت کا طوق غلامی اتار نہیں پھینکیں گے۔

خواجہ صاحب نے کہا ہے کہ ملک کی سلامتی اور اتحاد کو متعدد خطرات لاحق ہیں تاہم انھوں نے وثوق ظاہر کیا ہے کہ پاکستان کے عوام صدر ایوب کی ولولہ انگیز قیادت میں متحد ہو کر اپنے ملک کے خلاف جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

برازیلیا - یکم ستمبر:- برازیل میں پاکستان کے سفیر مسٹر ایس ایم مرشد نے بھارت کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین پاکستانی فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کے خلاف اس قسم کی الزام تراشیاں کر کے مقبوضہ کشمیر کے عوام کی بھارتی سامراج کے خلاف بغاوت کو غلط رنگ دینا چاہتا ہے۔

مسٹر ایس ایم مرشد نے یہ بات برازیل کے انتہائی بااثر جریدہ کامرسیو کے ایڈیٹر سے ایک انٹرویو دے رہے تھے بتائی۔ انھوں نے کشمیر کی جنگ آزادی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام نے غیر ملکی سامراج کے خلاف گزشتہ سترہ سال سے جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔

شلانگ:- یکم ستمبر۔ بھارت کے ساتھ اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کو اب نئی آزمائش میں مبتلا کیا جا رہا ہے ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کشمیر کی مذمت کریں۔ کریم گنج (آسام) کے ایک اردو روزنامہ کی اطلاع کے مطابق آسام کے وزیر خزانہ فخر الدین احمد نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان میں جھڑپ ہوئی تو بھارت کے مسلمان پاکستان کی حمایت کریں گے لیکن یہ بھارت سے غداری کے مترادف ہوگا۔

ضروری اعلان

جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد فوت ہوئے ہیں ادارہ الفضل کو ان کے فوٹوز کی ضرورت ہے۔ فوٹو صاف ہونا چاہیئے جس سے بلاک تیار ہو سکے۔ جن احباب کے پاس کسی ایسے وفات یافتہ بزرگ صحابی کا فوٹو ہو وہ براہ کرم اس کی ایک کاپی درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جو دوست فوٹو واپس لینا چاہیں گے ضرورت پوری ہونے کے بعد ان کی خدمت میں فوٹو واپس ارسال کر دیا جائیگا

(مینیجر الفضل ربوہ)

مجلة الجامعة کا! شمارہ ۷ کی ایک جھلک

- قرآن کریم میں عرش الٰہی سے کیا مراد ہے؟
- اسلامی فقہ کیا ہے اور اس کے بنیادی اصول کیا ہیں؟
- مشہور ہسپانوی اموی خلیفہ معتمد کی شاعری پر ایک فکر انگیز مقالہ
- کتب سماویہ اور سکھ مذہب
- اشتراکی چین کا عائلی نظام

ملنے کا پتہ:- جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ضروری اعلان

اگست ۶۵ء کے بل

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں۔

براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس ستمبر ۶۵ تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً ایجنسیوں کی ترسیل روک دیگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت بہتر خوشنما وجدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۱۲۳

ہمدرد نسواں (ٹانک گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

عبادتِ الٰہیہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کے عکس کو اپنے اندر پیدا کر لینا

یہی وجہ ہے عبادتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ عبادت الٰہیہ سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:۔

"عبادتِ الٰہیہ بھی انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عبادت بھی خواہ سچی ہو یا جھوٹی دونوں صورتوں میں بدیوں سے روکنے والی ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ سچے مذہب کی بتائی ہوئی عبادت الٰہیہ ہی بدیوں سے روکنے والی ہو۔ بلکہ درحقیقت ہر عبادتِ الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو۔ عیسائی کی ہو، یہودی کی ہو یا زرتشتی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ یہی کہتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر آئے۔ یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے اگر کھڑے ہو کر دن میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اُسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ غرض عبادت الٰہیہ اپنی ذات میں بڑے بڑے گناہوں کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے۔ اسی مضمون کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ۔ مجھے بتا تو سہی کہ وہ کون ہے جو عبادت الٰہیہ کا منکر ہے۔ اگر ہے تو تو دیکھے گا کہ اُس میں یہ عیوب ہوں گے کہ وہ یتیموں پر ظلم کرے گا مسکینوں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور سستی اور منافقت کا مادہ اس میں پایا جائے گا وہاں فرمایا تھا نماز بدیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ جو نماز کا منکر ہے وہ بدی کا مرتکب ہوگا۔ گویا وہی مفہوم یہاں دوسرے الفاظ میں ادا کر دیا گیا ہے۔

عبادت الٰہیہ کیا چیز ہے اور نیکی کی صحیح تعریف کیا ہے اس بارہ میں یورپ میں بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے فلاسفروں نے اس موضوع پر دو دو، تین تین، چار چار جلدوں میں کتابیں لکھی ہیں اور بڑی بڑی لمبی بحثیں کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر ہر تعریف جو انہوں نے کی ہے اُس پر کوئی نہ کوئی اعتراض پڑتا ہے۔ مثلاً یہی تعریف لے لو کہ نیکی وہ کام ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے اگر اس کو درست سمجھ لیا جائے تو کیا اگر اکثر لوگ یہ فیصلہ کریں کہ ہم قلیل التعداد لوگوں کو لوٹ لیں گے تو اُن کا یہ فیصلہ جائز ہوگا اس تعریف کے رو سے یقیناً اکثریت کی لوٹ مار جائز ہوگی مگر درحقیقت جائز نہیں۔ اسی طرح اور جس قدر تعریفیں کی جاتی ہیں۔ سب کی سب غلط ہیں۔ صرف ایک تعریف ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نیکی کی صحیح تعریف ہے اور وہی اکیلی تعریف ہے جس کے سوا کوئی تعریف نہیں اور وہ تعریف جس کا قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ نیکی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تصویر کا انعکاس اپنے اندر لے لینے کو۔ تعبّد کے معنے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے عکس اور اس کی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا۔ یہی ایک صحیح ترین تعریف ہے اور اس کے سوا اور کوئی تعریف نہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اسے ہم پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کریں گے۔ لیکن جب وہ قائل ہو جائے گا تو اسے ماننا پڑے گا کہ اگر کامل اور بے عیب وجود خدا تعالیٰ کا ہے تو نیکی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس بے عیب اور کامل ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لیں اور اس کی تصویر بن جائیں۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر لے لے گا تو وہ تمام دنیا سے حسنِ سلوک کرنے لگ جائے گا اور مومن کا رحم دوست اور دشمن سب کے لئے وسیع ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب اس کے بندے ہیں۔" (تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

چھمب اور دیوا کی چوکیوں کو آزاد کرا لیا گیا

پاکستانی فضائیہ نے چھمب میں چار بھارتی لڑاکا طیارے مار گرائے

راولپنڈی ۲ ستمبر۔ آزاد کشمیر کی فوج نے پاکستانی فوج کی مدد سے بھمبر کے علاقہ میں جنگ بندی لائن عبور کر کے چھمب اور دیوا ڈالہ کی بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے یہ چوکیاں مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی لائن سے چھ اور آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہیں ہندوستانی فوج کی مدد کے لئے بھارتی فضائیہ کے طیارے بھی میدان میں آئے تھے لیکن پاکستانی طیاروں نے ان کی سرگرمیوں کو ناکام بنا دیا اور چار بھارتی طیارے تباہ کر دیئے باقی طیاروں نے راہِ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے طیاروں کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی ہے۔ پاکستانی فوج کی مدد ٹینک کر رہے تھے۔ چھمب اور دیوا ڈالہ پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستانی فوج کی پیش قدمی جاری ہے ان چوکیوں پر لڑائی کے دوران سینکڑوں بھارتی فوجی قیدی بنا لئے گئے ہیں اور بھاری مقدار میں گولہ بارود پاکستانی فوج کے ہاتھ لگا ہے

ادھر شمال کی طرف آزاد فوج نے پونچھ کے علاقے سے آگے بڑھنے کے لئے ہندوستانی فوج کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ترجمان نے بتایا کہ ہندوستانی فوجیوں نے کل پھر بہت بھاری تعداد میں درہ حاجی پیر پر حملہ کیا۔ آزاد کشمیر کے فوجی انہیں سخت نقصان پہنچانے کے بعد اور جنوب میں اپنے پچھلے مورچوں پر ہٹ آئے۔ بھمبر کے علاقہ میں آزاد کشمیر کے دستوں کی کارروائی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی فوج کئی مہینوں سے اس علاقہ میں جارحانہ کارروائی کر رہی تھی آزاد دستوں نے بھارت کو مزید جارحانہ کارروائیوں سے روکنے کے لئے جنگ بندی لائن کو عبور کر کے چھمب اور دیوا کی ہندوستانی چوکیوں پر قبضے کی غرض سے دفاعی کارروائی کی ہے۔

ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کے ۵۰۰ سپاہی گرفتار کئے گئے ہیں۔

نتائج کی ساری ذمہ داری بھارت پر ہوگی، ایوب

"ہماری سالمیت اور خودداری کو چیلنج کیا گیا ہے"

راولپنڈی ۲ ستمبر۔ صدر ایوب خان نے کل اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اعلان کیا کہ کشمیر کی موجودہ آویزش سے پیدا ہونے والے نتائج کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہوگی کیونکہ وہی تصادم کی راہ اختیار کئے ہوئے ہے۔

صدر ایوب کی یہ ساری تقریر کشمیر اور پاک بھارت تعلقات کے بارے میں تھی صدر ایوب نے بھارت کی جانب سے جنگ بندی لائن عبور کرنے کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بھارتی رہنما اقوام متحدہ اور بین الاقوامی وعدوں کی رتی بھر پرواہ نہیں کرتے آپ نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی سامراج کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کو پرجوش خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدین نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ بڑی نمایاں ہیں۔ اور ان کے شاندار کارنامے دنیا کے مختلف حصوں میں آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے تمام افراد کے لئے جذبہ پرور ہیں۔ صدر نے مزید کہا کہ محض مادی قوت بہادر اور پرعزم عوام کے جذبہ حریت کو نہیں دبا سکتی۔ آپ نے کہا کہ اگر طاقت اور قوت پر ہی انحصار ہوتا تو افریقہ اور ایشیا میں آج کوئی بھی ملک آزاد نہ ہوتا۔ صدر نے کہا موجودہ صورت حال ہماری خود اعتمادی اور سالمیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ آپ نے کہا کہ پہلا چیلنج بھارت کی مخاصمت کی صورت میں ہے جب سے ہمارے دوستوں اور حلیفوں نے بھارت کو بھاری مقدار میں اسلحہ دیا ہے پاکستان کے لئے بھارت کی دشمنی بڑھتی جا رہی ہے۔ ہم نے اپنے دوستوں اور حلیفوں کو بارہا متنبہ کیا کہ یہ اسلحہ چین کی بجائے پاکستان کے خلاف استعمال کیا جائے گا اب یہی کچھ ہو رہا ہے۔

دوسرا چیلنج ہماری قوم کی خود اعتمادی کو لاحق ہے لیکن یہ دونوں چیلنج ناکام کئے جا سکتے ہیں اور ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی قوم کی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں